Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ، ۲۲ احسان ۱۳۵۲ھ، ۲۲ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت، سلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور اہم دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ۔ ۲۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

گذشتہ رات نیند نہیں آئی۔ طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

کئی دنوں کی شدید تپش اور گرمی کے بعد گذشتہ رات سے مطلع ابر آلود ہے۔ کچھ بارش بھی ہوئی جس کی وجہ سے ربوہ کا موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ ہفتہ تعلیم القرآن کے سلسلہ میں اپنی کارگذاری کی رپورٹ جلد ارسال فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہفتۂ تربیت

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں!

اصلاح معاشرہ اور تربیت نفوس مجلس انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے اس مقصد کے پیش نظر ۲۳ جون تا ۲۸ جون "ہفتہ تربیت" مقرر کیا گیا ہے۔

زعماء انصار اللہ اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کی پوری سعی فرمائیں۔

مقررہ عناوین پر روزانہ ایک تقریر ہو۔ جلسوں میں سب افراد جماعت کو شامل کیا جائے۔ مقررین کی رہنمائی کے لئے قیادت تربیت نے مقررہ عناوین پر ایک پمفلٹ شائع کر کے مجالس کو بھجوایا ہے۔ الفضل میں بھی مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ ان سے بھی استفادہ کیا جائے۔

ہفتہ کے اختتام پر ہر مجلس کی رپورٹ مرکز میں ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔

(قائم مقام قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے مبعوث ہونے کی ایک غرض یہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کا غلبہ ہو

دوسری غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت قائم ہو

"یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں۔ ایک یہ کہ اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکات سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ . . اس غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اٹھائی وہ محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اُس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بیکس مسلمانوں کے خون سے زمین سُرخ ہو چکی۔ . . . .

دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ . . . . ."

"میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دُنیا کے بُت کو عظمت دی گئی ہے، اس کی امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے مقدمات صلح جو کچھ ہے وہ دُنیا کیلئے ہے۔ اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت اُن کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ احسان ۱۳۵۲ ہش

مقبولینِ بارگاہِ الٰہی کی ایک بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے دنیوی و اُخروی فلاح کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے یعنی حقیقی ایمان سے مالا مال ہوئے اور اعمالِ صالحہ بجالائے بغیر مسلمان نہ دنیا میں کوئی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ اُخروی فلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

اس ضمن میں انسان کو سب سے زیادہ دھوکہ اعمالِ صالحہ کے متعلق لگتا ہے۔ بالعموم نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ فرائض کی ادائیگی یا ذکرِ الٰہی کو ہی اعمالِ صالحہ پر محمول کر لیا جاتا ہے اور لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان نیک اعمال کی بجاآوری کے نتیجہ میں ہی ہمیں دینی و دنیوی فلاح میسر آجائے گی حالانکہ یہ سب نیک اعمال اپنی جگہ بنیادی اہمیت کے حامل ہونے کے باوجود اُسوقت تک نتیجہ خیز نہیں ہوتے جب تک کہ یہ تقویٰ کی رُوح سے مملوء نہ ہوں۔ دراصل جملہ عبادات اور نیک اعمال کا بھی ایک قشر ہوتا ہے اور ایک مغز۔ تمام نیک اعمال اور عبادات کی ظاہری ہیئت کی حیثیت قشر کی سی ہے اور ان کا مغز تقویٰ کی وہ رُوح ہے جس سے نیک اعمال یا عبادات بجالانے والے کا مملوء ہونا ضروری ہے۔ یہ روح خشیت اللہ کے ماتحت سعید الفطرت انسانوں میں پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ عبادات اور نیک اعمال بجالانے کے نتیجہ میں اس رُوح کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہوتی ہے۔ جن میں یہ روح پہلے سے موجود نہ ہو وہ اگر خلوصِ نیت سے نیک اعمال اور عبادات بجالانے میں مشغول ہوں تو ان کے نتیجہ میں ان کے اندر پہلے یہ روح جنم لیتی ہے اور پھر ان کی بجاآوری میں دوام اختیار کرنے سے یہ رفتہ رفتہ ترقی کر کے اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ اس کے کمال کو پہنچنے کے نتیجہ میں نیک اعمال اور عبادات عند اللہ مقبول ٹھہرتے ہیں ورنہ ان کے رائیگاں جانے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کے اعمال ہی قبول کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جب نیک اعمال میں تقویٰ کی روح باقی نہ رہے تو وہ حبط ہو جاتے ہیں۔ ان کا کوئی فائدہ بھی انسان کو نہیں پہنچتا۔ وہ نیک اعمال بجالانے کے باوجود خسارہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامور اُسوقت ہی مبعوث ہوتے ہیں کہ جب دنیا پرستی کے جذام میں مبتلا ہونے کے باعث اکثر لوگوں میں تقویٰ کی رُوح سرے سے باقی ہی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کے مامور ان لوگوں کو جو اُن پر ایمان لاکر ان کی اتباع کو لازم پکڑتے ہیں اس روح سے از سرِ نو معمور کر دکھاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ ان کا انکار کر کے مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے اور انہیں تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے اُن میں تقویٰ کی رہی سہی روح اس طرح پرواز کر جاتی ہے جس طرح کبوتر اپنے گھونسلہ سے پرواز کر جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ (الکہف آیات ۱۰۴ تا ۱۰۷)

اور تو انہیں کہہ کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش دنیوی زندگی میں ہی ضائع ہو گئی ہے اور اسکے باوجود وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کے نشانوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ان کے تمام ظاہری اعمال اکارت گئے ہیں۔ چنانچہ قیامت کے دن ہم اُن کے ان ظاہری نیک اعمال کو کچھ بھی وقعت نہیں دینگے۔ جہنم کی شکل میں ان کا یہ بدلہ اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے انکار کا طریق اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ایسے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو نیک اعمال تو بجالاتے ہیں لیکن ان نیک اعمال کا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا حتیٰ کہ نیک اعمال بجالانے کے باوجود وہ گھاٹے میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔ اسکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی تمام تگ و دو دُنیا تک ہی محدود ہوتی ہے اور جو نیک اعمال وہ بجالاتے ہیں ان میں بھی دنیا طلبی ہی غالب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے وہ تقویٰ کی روح سے عاری ہوتے ہیں۔ اور یہ رُوح ان میں اس لئے باقی نہیں رہتی کہ وہ انکار کا طریق اختیار کرتے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور اس کے ماموروں کو استہزاء کا نشانہ بناتے ہیں اور حقیقی مومنوں کو اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ایسے ہی لوگوں کی نمازوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ (الماعون آیات ۶، ۷)

سو اُن نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو نمازیں ادا کرنے کے باوجود اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

یہی حال ان کے دوسرے نیک اعمال کا ہوتا ہے۔ وہ اپنی جگہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نیک اعمال بجالا رہے ہیں اور ہمیں ان کا ضرور اجر ملے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے نشانوں اور اسکے ماموروں کے ساتھ استہزاء کی وجہ سے وہ عِنْدَ اللّٰهِ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے مصداق ہوتے ہیں اور بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

اس کے بالمقابل جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامور پر ایمان لے آتے اور اطاعت کے وصف سے متصف ہو کر اسکے احکام کی بجاآوری کو لازم پکڑ لیتے ہیں وہ اپنی خداداد قوتِ قدسی کے زیر اثر انہیں تقویٰ کی رُوح سے مزین کر دکھاتا ہے جسکے نتیجہ میں انہیں تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہو کر نیک اعمال اور عبادات بجالانے کی توفیق ملنی شروع ہو جاتی ہے اور ان کے طیّب و شیریں ثمرات ظاہر ہو کر دنیا پر آشکار کر دکھاتے ہیں کہ وہ مقبولینِ بارگاہِ الٰہی ہیں۔ مامور من اللہ کے منکرین بھی اسی طرح نمازیں پڑھ رہے، روزے رکھ رہے اور زکوٰۃ ادا کر رہے ہوتے ہیں جس طرح مامور من اللہ کے متبعین ان عبادات کی بجاآوری میں مشغول ہوتے ہیں۔ گو دونوں کے اکثر اعمال میں ظاہری لحاظ سے تو کوئی فرق نہیں ہوتا لیکن باطنی لحاظ سے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اور وہ فرق یہی ہے کہ اوّل الذکر کے نیک اعمال تقویٰ کی روح سے خالی ہوتے ہیں جبکہ مؤخر الذکر کے نیک اعمال میں تقویٰ کی رُوح کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے ایک گروہ کے اعمال حبط ہو کر بے اثر رہتے ہیں اور دوسرے گروہ کے اعمال عند اللہ مقبول قرار پا کر مثمر بثمراتِ حسنہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ایک کا انجام ناکامی و نامرادی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے کا انجام فوز و فلاح کی شکل میں ظاہر ہو کر انہیں آگے ہی آگے لے جا رہا ہوتا ہے۔

پس اصل چیز رُوحِ تقویٰ ہے۔ حقیقی مومنوں کی کامیابی و کامرانی کا تمام تر مدار اس روح سے مزین رہنے پر ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ سب سے زیادہ حفاظت اس کی ہی کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی کامیابی کا راز اس روح کے زندہ رہنے میں ہی مضمر ہے۔ اس روح کو زندہ رکھنے کی خاطر وہ اپنی دُنیوی خواہشات اور سفلی میلانات پر موت وارد کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ موت انہیں ایک نئی روحانی حیات سے مالا مال کرنے کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اس نئی حیات کی رُوح رواں رُوحِ تقویٰ ہی ہوتی ہے۔ وہ اس پر کبھی موت وارد نہیں ہونے دیتے۔ ایک لحاظ سے وہ کالمیت ہوتے ہیں اور دوسرے لحاظ سے زندگی کی توانائیوں سے بھرپور و معمور — یہ نئی حیات ہی ان کے مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہونے کی ایک بیّن علامت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احبابِ ربوہ نے بڑی ہمت اور بڑی بشاشت سے مطبع کی عمارت کیلئے کھدائی کے کام میں حصہ لیا ہے

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے آمین

محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کی آخری علالت کا ذکر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ نشر و تالیف ربوہ

خطبہ ہذا کا ابتدائی حصہ جو مالی امور سے تعلق رکھتا تھا الفضل ۲۰ شہادت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء) میں شائع کیا جا چکا ہے بقیہ حصہ اب پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مالی امور کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:-

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت ربوہ نے بڑی ہمت کے ساتھ اور بڑی بشاشت کے ساتھ وقار عمل کے اس کام میں حصہ لیا ہے جو ان کے سپرد کیا گیا تھا۔

مطبع کی کھدائی کا کام

تقریباً قریباً ختم ہو گیا ہے چند آخری مراحل رہ گئے ہیں یعنی جہاں کہیں دیوار ٹیڑھی ہے یا آگے کو نکلی ہوئی ہے اس کی درستی کا کام رہ گیا ہے اور یہ بھی انشاء اللہ ایک دو دن میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے سرانجام پایا ہے۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کرتے ہیں اور شکر کے جذبات سے اپنے دلوں کو معمور بھی پاتے ہیں۔ جہاں احباب نے اس کام میں بڑے شوق سے حصہ لیا ہے وہاں ایک کمزور پہلو بھی سامنے آیا ہے بعض افراد اور بعض محلے کام میں سست بھی رہے ہیں اور بہانوں کی تلاش میں بھی رہے ہیں۔ جو سست تو ہوتا ہے مگر شرمندہ بھی ہوتا ہے وہ اس سے زیادہ بہتر ہوتا ہے جو سستی دکھاتا ہے اور پھر بہانے ڈھونڈتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے صحت جسمانی کے منتظم کو چاہیئے کہ وہ مجھے تفصیلی رپورٹ دیں اور ان لوگوں کی نشاندہی کریں جو اس کام میں سست اور بہانے کرتے رہے ہیں تاکہ میں ان کی اصلاح کی کوشش کروں۔

یہ کام بڑا محنت طلب تھا۔ احباب نے خدا کے فضل سے بڑی محنت کر کے اسے مکمل کیا ہے حتیٰ کہ کچھ دنوں سے گرمی بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں (اطفال) نے اپنے علیحدہ بھی وقار عمل کئے اور بڑوں کے ساتھ مل کر بھی کئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اسلام اور جماعت کا حق بنائے رکھے۔ پھر جو بڑے ہیں خدام ہیں یا انصار ہیں بعض انصار بڑی ہمت سے کام کرنے والے ہیں، سب نے اس کام میں نہایت گرمجوشی سے حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے سستی دکھائی ہے خدا کرے ان کی سستیاں دور ہو جائیں۔ دوست یہ بھی دعا کریں کہ یہ کام جو شروع ہوا ہے اور بڑی برکتوں سے شروع ہوا ہے۔ جس کے لئے ہزاروں آدمیوں نے گھنٹوں کام کر کے پریس کے نئے خانے کی کھدائی کی ہے، اللہ تعالیٰ اس پریس کو جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے بابرکت کرے۔

پریس کے قیام کا مقصد

قرآن کریم کی عالمگیر اشاعت ہے خدا کرے کہ یہ ہمارا مقصد ہمارے تخیل اور تصور سے بڑھ کر پورا ہو خدا تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کے انوار ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرے میں

ایک اور دعا

کی طرف بھی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میر داؤد احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ کے پرنسپل بھی ہیں اور کئی سالوں سے جلسہ سالانہ کے افسر اعلیٰ بھی ہیں اور ناظر خدمت درویشاں بھی ہیں وہ کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرصہ سے بہت بیمار چلے آرہے ہیں۔ کل شام تو حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ خود انہوں نے ہی کہا کہ مجھے سورۃ یاسین سناؤ۔ چنانچہ سورۃ یاسین جو قرآن کریم کا بڑی برکتوں والا حصہ ہے وہ سنایا گیا۔ سانس اکھڑا ہوا تھا جس طرح نمونیہ میں سینہ اور پھیپھڑے کی کیفیت ہوتی ہے اسیطرح کی کیفیت طاری تھی۔ سانس مشکل سے آرہا تھا۔ بخار بڑا تیز تھا۔ بہت تشویشناک حالت تھی۔ ہم سارے گھر والے وہاں اکٹھے ہوئے ہوئے تھے اور بڑے فکر مند تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کر رہے تھے دراصل

ایک مومن کی دعا

یہی ہوتی ہے کہ اے خدا! میں تیرے فضلوں کی امید رکھتا ہوں اور کسی صورت اور کسی شکل میں تجھ سے مایوس نہیں ہوں۔ چنانچہ میں نے یہ دعا کی کہ اے خدا! تجھے سب قدرتیں حاصل ہیں۔ یہ تیرا فضل ہے کہ تو نے ہمارے دلوں میں یہ روشنی پیدا کی ہے کہ اس حالت میں بھی جو اپنے عزیز کی دیکھ رہے ہیں ہم تجھ سے مایوس نہیں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر تو چاہے تو جس کو دنیا آخری سانس کہتی ہے اس کے بعد بھی اس کو کئی سال تک سانس آتے رہیں گے۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں خدا تعالےٰ کی قدرتوں کے ایسے کئی نظارے دیکھے ہیں بہر حال اللہ تعالےٰ شفا دینے والا ہے۔ وہ حیّ و قیّوم خدا ہے۔ وہی انسان کو زندگی دیتا اور اس کو قائم بھی رکھتا ہے کیونکہ وہ ساری قوتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔

غرض جب بالکل مایوسی کی حالت طاری ہو گئی یہاں تک کہ وہ اپنی بیٹی کو نصیحت کرنے لگے کہ میں جا رہا ہوں تم یہ خیال رکھنا وہ خیال رکھنا باتیں کرتے کرتے ان کی باتوں نے میری طبیعت پر اثر ڈالا کہ کچھ ان کے اندر بھی تبدیلی آگئی چنانچہ یہ کہہ کر کہ جامعہ احمدیہ کے استادوں اور طلباء کو میرا سلام اور پیار ہو اور کہنا کہ میں ان کا خیال رکھتا رہا ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دیں چند لمحوں کے بعد کہنے لگے اگر میں آج مر جاؤں تو ان کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا۔ اگر زندہ رہوں تو میں ان کی خدمت کرنے کی اور کوشش کروں گا۔ اس وقت میری طبیعت پر یہ اثر تھا کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے کوئی ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے جس سے حالت بہتر ہونے کی امید ہے۔ ویسے غیب کا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کو ہے وہ کسی کو کتنی زندگی دیتا ہے، چند گھنٹوں کی چند دنوں کی یا چند برسوں کی یہ تو وہی جانتا ہے

غرض اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا

ہمارے بیٹھے بیٹھے ان کا بخار کم ہو گیا طبیعت میں سکون پیدا ہو گیا۔ آج صبح بھی خدا کے فضل سے وہ کیفیت نہیں تھی جو کل شام تھی۔ پہلے کی نسبت بہت بڑا فرق ہے۔ طبیعت میں سکون ہے۔ سانس کی تکلیف نہیں پھیپھڑوں میں تکلیف نہیں تاہم ان عوارض کی اصل وجہ ایک تو خون کے دباؤ کا بہت بڑھ جانا ہے دوسرے بلڈ یوریا UREA 200 ہے جسے میری طبیعت کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ پچاس تک معمول کے مطابق ہونا چاہیئے تھا وہ ۲۰۰ تک پہنچ گیا۔ کبھی اس سے کم اور کبھی زیادہ ہوتا رہا ہے بڑھے ہوئے یوریا کی وجہ سے گردے بہت مجروح ہو چکے ہیں۔ بہت تھوڑا کام کر رہے ہیں۔ کل پیشاب بالکل بند ہو گیا تھا جس سے ڈاکٹروں کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ گردوں نے کام کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اگر گردے کام نہ کریں تو وہ زہریلے جسم سے گردوں کے ذریعہ پیشاب کے راستے خارج ہوتے ہیں وہ خارج نہیں ہو سکتے۔ جب وہ زہر جسم کے اندر رہتے ہیں تو بڑی تشویشناک حالت ہو جاتی ہے اگرچہ یہ بیماریاں تو ابھی دور نہیں ہوئیں۔ یوریا کی اور اس کے نتیجہ میں گردہ کی تکلیف اور خون کے دباؤ میں کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم خدا تعالےٰ کے آگے تو کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے اس واسطے جو حقیقتاً آخری سانس ہوتا ہے یعنی جس کے بعد انسان دوسرا سانس نہیں لے سکتا اس وقت تک مومن مایوس نہیں ہوتا۔ پھر وہ بعض دفعہ خدا کی قدرت کے جلوے بھی دیکھتا ہے اور بعض دفعہ الحمد للہ پڑھ کر اور

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا

کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے اس عالمین پر حکومت اللہ تعالےٰ کی ہے اور ہمیشہ اسی کی حکومت رہے گی ہم اس کے بڑے عاجز گنہگار اور کمزور بندے اور مزدور ہیں ہم اس کی صفات حسنہ کو پہچانتے، ان پر یقین رکھتے اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرتے ہیں ہم تو اس کے مزدور ہیں اور وہ بھی بڑی عاجز قسم کے

غرض

مومن کی یہ شان ہے

کہ وہ کسی صورت میں مایوس نہیں ہوتا۔ مثلاً بیماری کا سوال ہے تو جب تک عزیز زندہ ہے اس کے لئے ایک مومن انتہائی کوشش کرے گا کہ اسے آرام آجائے اس کی صحت یابی کے لئے ہر ممکن تدبیر کی جائے لیکن اگر خدا تعالےٰ کی تقدیر میں یہ ہو کہ اس کی زندگی پوری ہو گئی ہے تو پھر ایک طبعی غم جو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ انبیاء کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے۔ ان کے ماننے والوں کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے اس سے مفر نہیں لیکن خدا تعالےٰ کا شکوہ ایک لحظہ کے لئے بھی ایک مومن کے دل میں پیدا نہیں ہوتا وہ اسیطرح اپنے کام میں مشغول ہو جاتا ہے جس طرح پہلے مشغول تھا کیونکہ کام اتنا ہے کہ اس کی کوئی حد و انتہا ہی نہیں، غلبۂ اسلام کا کام کوئی آسان کام نہیں ہے یہ تو نشانِ راہ ہیں جو دوست کام کرتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں وہ اپنے پیچھے نشان چھوڑ جاتے ہیں جن کو خدا تعالےٰ زندہ رکھتا ہے وہ اس کام میں پورے انہماک کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں۔ کام کی اہمیت اور جو فریضہ ان کے سپرد کیا گیا ہے اس کو آخری انجام تک پہنچانے کا احساس توجہ کے ہر گوشے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اس کی ان چیزوں یعنی بیماریوں اور اموات کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ یہی وہ اصل کام ہے جسے یاد رکھنا اور جس کی خاطر ہر دکھ کو بھلا دینا چاہیئے۔

بہر حال جو حالت میر صاحب کی کل تھی آج اس سے بہتر ہے بظاہر بہت بہتر ہے لیکن شافی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ دوائیوں نے تو شفا نہیں دینی یہ تو ایک پردہ ہیں پس پردہ اللہ تعالےٰ کی قدرتیں کارفرما ہیں ورنہ ایمان بالغیب کے بغیر ایمان سے ثواب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

دوست دعا کریں

اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے اور پس پردہ ان تاروں کو حرکت میں لائے جن کے نتیجہ میں میر داؤد احمد صاحب کو لمبی زندگی ملتی ہو۔ جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے تو ہم سب گھر والے بھی دوست کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے میر صاحب کو صحت کاملہ بخشے اور انہیں لمبی عمر، قوت عمل اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے وہ سب قدرتوں کا مالک ہے

الحکم للہ والقدرۃ للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا
(۲)

مسل نمبر ۲۱۲۳۳

میں عبدالرحمٰن شاہ ولد سید محمد شاہ صاحب مرحوم۔ قوم سید گردیزی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال گودبیراج کشمور ضلع جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالرحمٰن شاہ معرفت حاجی احمد علی شاہ صاحب انچارج بیت المال محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ قریشی عبدالرحمٰن بن اللہ امیر ضلع سکھر و جیکب آباد

گواہ شد:۔ محمد شریف ڈھلوں سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع سکھر و جیکب آباد

مسل نمبر ۲۱۲۳۴

میں بہشت بی بی بیوہ چوہدری شمس خان صاحب۔ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پہاڑنگ اونچہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ بہشت بی بی زوجہ شمس خان صاحب پہاڑنگ اونچہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پہاڑنگ اونچہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۵

میں بشارت عصمت النساء بیگم بنت صوفی عبدالغفور صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ طالب علم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک صندوقچی کی مقررہ قیمت ۱۲/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ بشارت عصمت النساء بیگم بنت صوفی عبدالغفور صاحب کارکن وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ ضیاء الرحمٰن بی۔ اے اکونٹنٹ وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ صوفی عبدالغفور کارکن وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۶

میں حاکم بی بی زوجہ غلام رسول صاحب جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن رسول نگر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حاکم بی بی زوجہ غلام رسول صاحب رسول نگر گلی نارنگ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رسول نگر پرچوک جھنڈا ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۷

میں قدسیہ بیگم زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب قوم گاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات تین تولے قیمت ۱۵۰۰/ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/ روپے
۳۔ نقد بنک میں جمع ۵۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشیر احمد ولد فتح محمد صاحب مددگار کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ

گواہ شد:۔ ناصر احمد ۱۸/۲۹ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد احمد دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۳۹

میں عزیزہ راشدہ زوجہ شیخ داؤد احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۸ تولے مالیتی ۳۰۵۶/ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ عزیزہ راشدہ زوجہ شیخ داؤد احمد مکان نمبر ۱۸/۹ دارالرحمت غربی نزد مسجد ناصر ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالجلیل صادق ایم۔ اے نائب صدر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد چوہدری میر دین صاحب کلرک دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۴۰

میں مرزا عبدالعزیز ولد مرزا غلام محمد بیگ صاحب قوم مغل پیشہ بے کار عمر ۵۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو [illegible] میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو [illegible] ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا عبدالعزیز محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ مطلوب احمد [illegible] خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ [illegible] صدر انجمن [illegible] ربوہ ضلع جھنگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے معاونینِ خصوصی

(۵)

معاونین خصوصی کی پانچویں قسط بغرض دعا درج ذیل ہے۔ یہ فہرست کراچی کے مخلصین پر مشتمل ہے۔ سابقہ فہرستوں کے لئے الفضل مورخہ ۵/۴۳ ، ۹/۴۳ ، ۱۸/۹/۴۳ ، ۲۶/۶/۴۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(وکیل اعمال اوّل تحریک جدید)

۱	مکرم عبدالحی مختار صاحب	کراچی
۲	" عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی	"
۳	" ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب انصاری	"
۴	" چوہدری شریف احمد صاحب	"
۵	" شیخ عبدالحفیظ صاحب	"
۶	" رفیع الدین احمد صاحب	"
۷	" شیخ رفیق الرحمٰن صاحب	"
۸	" الحاج چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید	"
۹	" چوہدری عبدالوہاب صاحب	"
۱۰	" ٹھیکیدار محمود احمد صاحب	"
۱۱	" نعیم احمد خان صاحب	"
۱۲	" عطاء اللہ صاحب نیر	"
۱۳	" خواجہ عبدالقیوم صاحب	"
۱۴	" سید ناصر ارتضیٰ صاحب	"
۱۵	" ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	"
۱۶	" ملک مبارک احمد صاحب	"
۱۷	" ملک جمیل احمد صاحب	"
۱۸	" میجر محمد نذیر صاحب بھٹی	"
۱۹	" ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"
۲۰	" کلیم اللہ خان صاحب	"
۲۱	مکرم میاں محمد شفیع صاحب	کراچی
۲۲	مکرم میاں محمد شفیع صاحب مجانب	
	" میاں محمد شفیع صاحب مرحوم	"
۲۳	" حبیب اللہ صاحب بٹ	"
۲۴	" شیخ رحمت اللہ صاحب	"
۲۵	" ش ہنوار صاحب	"
۲۶	" نبی احمد صاحب	"
۲۷	" چوہدری محمود احمد صاحب	"
۲۸	" نادر احمد صاحب	"
۲۹	" رشید احمد صاحب کابلوں	"
۳۰	" محمد حسین صاحب لکھنوی	"
۳۱	" مشتاق اینڈ کمپنی	"

سالہائے ماسبق کا ریکارڈ

۱	مکرم محمد ابو رشید صاحب	کراچی
۲	" کرنل ایم اے سعید صاحب	"
۲	" چوہدری جلال الدین احمد صاحب	"
۲	" بیگم صاحبہ حاجی علی خان صاحب	"
۵	" بریگیڈیر اعجاز احمد صاحب	"

ولادت

۱۔ ۱۲ احسان ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۲ جون ۱۹۷۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال ربوہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عبدالضیم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور اسلام و احمدیت کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین۔

(محمد ادریس نائب ناظم اطفال۔ ربوہ)

۲۔ ہمارے دفتر کے کارکن چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب (واقف زندگی) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۶ جون ۷۳ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

نومولود چوہدری منشی خان صاحب مرحوم سیکھوانی کا پوتا اور چوہدری ہدایت علی صاحب آف بگول کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی درازی عمر عطا فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

(وکیل اعمال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مستری چراغ الدین صاحب مرحوم احمد نگر میں جمعرات کو وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ان کے پوتے مکرم صلاح الدین صاحب کارکن احاطہ دارالشیوخ نے ۱۰ روپے صدقہ دیئے ہیں۔ جزاء اللہ تعالیٰ۔ قارئین کی خدمت میں ان کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وکیل اعمال اوّل تحریک جدید)

ناصرات الاحمدیہ سے خطاب

تم سے یہی تقاضا ہے عہدِ جدید کا
چندہ ادا کیا کرو وقف جدید کا

پوری کرو کمی جو ہو ہمت سے ناصرات
دیں کی مدد کرو تمہیں کہتے ہیں ناصرات

حکمِ امام پہ کہو لبیک بڑھ کے تم
اخلاص میں کسی سے بھی کمتر نہیں ہو تم

باتیں ہیں یاد رکھنے کی کر لو انہیں جو یاد
تبلیغ کے محاذ پہ تم ہو گی بامراد

دونوں مطالبات ہیں حکمِ حضور سے
تحفے ملیں گے حضرت ربِّ غفور سے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری امین اللہ صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان مورخہ ۱۳/۶/۷۳ کو بعمر تقریباً ۸۵ سال بقضائے الٰہی وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پرانی موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے جایا گیا جہاں مورخہ ۱۴/۶ کی صبح کو ان کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنے لواحقین میں ایک بیٹا چھ بیٹیاں اور ۵۱ نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد یوسف۔ الیاقت علی پارک۔ بیڈن روڈ ملاحظہ ہو)

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ

سرمہ خورشید

آنکھوں کی ہٹیلی امراض

خارش۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ۔ فی شیشی ۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر

اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲